مولانا محمد یوسف☆

ہم جنس پرستی کا سیلاب اور ہماری ذمہ داریاں

معاشرے کی وہ حس تیزی سے کند ہوتی جا رہی ہے جو کسی نازیبا حرکت پر آتش زیرپا ہو جایا کرتی تھی اور اس حرکت کے مرتکب کے خلاف احتجاج کی ایک تند و تیز لہر بن کر ابھرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں لادینی قوتیں اپنے تمام تر مذموم ہتھکنڈوں کے ساتھ ہمارے گھر کی دہلیز پر ڈیرا جمائے بیٹھی ہیں اور ہماری سوچ کے دھاروں کو اپنی تعفن زدہ فکر سے آلودہ کرنے کے لیے مصروف کار ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ اگر ہماری بے حسی کے باعث لادینیت کی ان بپھری ہوئی موجوں نے ہمارے گھروں کا مورچہ بھی سر کر لیا تو پھر آنے والی نسلوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ ہمارا حال تو یہ ہے کہ جب مغرب کے اس تہذیبی سیلاب کی کوئی تند و تیز لہر ہمارے دل و دماغ سے ٹکراتی ہے تو بس انفرادی سطح پر کوئی اکا دکا صدائے احتجاج بلند ہوتی ہے اور وہ بھی وقت کے ساتھ خاموش ہو جاتی ہے اور کاروبار زندگی پھر سے اپنی ڈگر پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔

مورخہ ۱۲/اگست ۲۰۰۵ کو روزنامہ پاکستان میں ''گندے نالے پر ایک اور گھر'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے ایک کالم کی وساطت سے معلوم ہوا کہ مغربی تہذیب کے زیر اثر ہم جنس پرستی کی لہر باقاعدہ اور منظم طور پر ہمارے ملک میں داخل ہو چکی ہے اور اس کار بد کو پاکستان میں فروغ دینے کے لیے چار سنٹرز قائم ہو چکے ہیں۔ کالم کے مطابق پاکستان کے چار بڑے شہر کراچی، ملتان، لاہور اور اسلام آباد بچوں کی سیکس مارکیٹ بن چکے ہیں۔ یہ "Gay sex centers" کہلاتے ہیں اور ان کی سرگرمیاں اور ان کے بارے میں معلومات کا طریقہ اتنا اوپن ہے کہ MIRC چینل پر آپ net chat کر سکتے ہیں۔ "Gay Pakistani" سائٹ بالکل ویسے ہی آپریٹ کرتی ہے، جیسے Gay America اور Gay India۔ اس سائٹ کو سرکاری یا غیر سرکاری طور پر کبھی Lock نہیں کیا گیا۔ راقم نے اس سائٹ کو خود چیک کیا ہے۔ جب آپ اس سائٹ پر جاتے ہیں تو آپ سے ASL یعنی Age, sex & Location پوچھا جائے گا۔ پھر Status یعنی Body, Weight & Color۔ یہ تفصیلات یوں دی اور لی جاتی ہیں جیسے منڈی سے کسی چوپائے کو خریدتے اور بیچتے ہوئے درکار ہوتی ہیں۔ پھر آئی ڈی کا تبادلہ کیا جاتا ہے، Contact لیا اور دیا جاتا ہے۔ ریٹ کبھی وہاں اور کبھی بعد میں موقع پر طے کیا جاتا ہے۔ یہ سب لوگ عیاشی کو ہی زندگی کا مقصد اور حاصل سمجھتے ہیں۔ ان کی روشن خیالی یہیں سے شروع ہوتی ہے

☆ استاد و ناظم الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ

اور یہیں پر ختم ہو جاتی ہے۔

یہ چھوٹی عمر کے غریب بروس [پیشہ ور] ملتان میں بسوں کے اڈے، شاہ رکن عالم کالونی، کھاد فیکٹری سے بہاول پور مظفر گڑھ بائی پاس، پوری ایل شیپ پٹی ہے جہاں ٹین ایجرز دستیاب ہوتے ہیں۔ پولیس، ٹرک ڈرائیورز، دوسرے شہروں سے آنے والے تاجر اور عیاش زمین داران سے براہ راست رابطہ کرتے ہیں، جب کہ پڑھے لکھے اور امیر تاجر نیٹ پر رابطہ کرتے ہیں اور ہوٹلوں میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔

قارئین! یہ ہے وہ طوفان جو ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ اس ملک میں پھیلایا جا رہا ہے جب کہ اس کی روک تھام کے لیے نہ حکومتی سطح پر کوئی باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے اور نہ عوامی سطح پر۔ اس قبیح عمل کے پھیلاؤ کا ذمہ دار وہ نام نہاد مہذب معاشرہ ہے جس کو نہ صرف اپنی ہم جنس پرستانہ تہذیب پر فخر ہے بلکہ وہ اس شنیع فعل کو قانونی شکل دینے کے لیے بیتاب ہے۔ اس ضمن میں روزنامہ پاکستان میں ۳۱ مئی ۲۰۰۵ کو شائع ہونے والی ایک خبر ملاحظہ فرمائیں:

برازیل کے شہر ساؤ پاؤلو میں ہم جنس پرستوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس میں بعض اندازوں کے مطابق تقریباً بیس لاکھ افراد نے حصہ لیا۔ اگر یہ تعداد صحیح ثابت ہوئی تو یہ دنیا میں ہم جنس پرستوں کا سب سے بڑا جلوس ہوگا۔ ہم جنس پرستوں کا مطالبہ تھا کہ انھیں آپس میں شادی کا قانونی حق دیا جائے۔

ایک دوسری خبر کے مطابق ہم جنس پرستوں کے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے ایک امریکی عدالت نے ان کو شادی کا قانونی حق دے دیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

امریکی عدالت نے ہم جنس پرستوں کو شادی کی قانونی اجازت دے دی۔ نیویارک کی اسٹیٹ کورٹ کے جج ڈورس لنگ کوہن نے اپنے فیصلے میں ہم جنس پرستوں کو شادی کا لائسنس جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اپنے فیصلے میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم جنس پرست بھی برابر کے بنیادی حقوق کے حامل امریکی باشندے ہیں اور ان کو مخالف جنس کے شادی شدہ جوڑوں کی طرح تمام قانونی اور معاشرتی حقوق حاصل ہیں جب کہ ہم جنس پرستی کے مخالفین ایسی شادیوں کو روکنے کے لیے آئینی ترامیم کے حق میں ہیں۔ پانچ ہم جنس پرست جوڑوں نے جن کے بچے بھی ہیں، ریاستی عدالت میں اپیل کی تھی۔ (نوائے وقت لاہور، ۶ فروری ۲۰۰۵)

تیسری خبر میں کینیڈا کی اسمبلی کا ایک فیصلہ مذکور ہے جو پارلیمنٹ نے تقریباً ۸۰ فی صد اراکین کی متفقہ رائے سے منظور کیا:

کینیڈا کی پارلیمنٹ نے مذہبی گروپوں اور اعتدال پسند سیاستدانوں کی مخالفت کے باوجود ملک بھر میں ہم جنس شادیوں کی اجازت کے قانون کی بھاری اکثریت سے منظوری دے دی۔ کینیڈا، بلجیم اور نیدرلینڈ کے بعد دنیا کا تیسرا ملک ہے جس کی ۱۵۸ رکنی پارلیمنٹ میں سے ۱۳۳ ارکان پارلیمنٹ نے ہم جنس شادیوں کی اجازت کے بل کے حق میں ووٹ دیا۔ کینیڈا کے زیادہ تر صوبے پہلے ہی ہم جنس شادیوں کی اجازت دے چکے ہیں اور کینیڈا میں Gay اور لیزبئین جوڑوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے بارے میں عام خیال پایا جاتا ہے جہاں پر ان کی یونین پر پابندی ہے۔ اقلیتی لبرل حکومت نے کہا کہ اس نے ملک کے دس صوبوں میں سے آٹھ میں عدالت کی طرف سے ہم جنس شادیوں پر پابندی کو کینیڈا کے حقوق اور

آزادی کے چارٹر کے منافی قرار دینے اور مسترد کرنے کے بعد قانون تیار کیا ہے جسے پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا اور پارلیمنٹ نے بھاری اکثریت سے اس قانون کو پاس کیا ہے۔ کینیڈا Gay شادیوں اور دوسرے سماجی امور کے بارے میں لچک دار موقف رکھتا ہے جب کہ امریکہ میں صدر بش نے کانگریس سے درخواست کی ہے کہ وہ ہم جنس شادیوں پر پابندی سے متعلق آئینی ترامیم کی حمایت کرے۔ (روزنامہ پاکستان لاہور، ۳۰ جون ۲۰۰۵)

نام نہاد مہذب دنیا کے قانون ساز اداروں اور عدلیہ کے ان ''مبنی بر انصاف'' قوانین اور فیصلوں کے متعلق اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آیئے اس ناپاک اور خبیث عمل کے متعلق آسمانی تعلیمات کا جائزہ لے کر قانون الٰہی کے آئینے میں انسانیت کا مستقبل دیکھنے کی کوشش کریں کیونکہ قانون الٰہی ہر قسم کے تغیر وتبدل سے ماورا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلن تجد لسنة الله تبديلا ولن تجد لسنة الله تحويلا (فاطر: ۴۳)

''اور تم اللہ کے قانون میں ہرگز نہ کوئی تبدیلی پاؤ گے اور نہ اس کا فیصلہ ٹل سکتا ہے۔''

قرآن کریم میں مختلف قسم کی بداعمالیوں اور برائیوں میں ملوث افراد اور ان برائیوں کو دیکھتے ہوئے ان کے بارے میں جانتے بوجھتے خاموش رہنے والوں کو بڑے عجیب انداز میں وعید سنائی گئی ہے:

افامن اهل القرى ان ياتيهم باسنا بياتا وهم نائمون O او امن اهل القرى ان ياتيهم باسنا ضحى وهم يلعبون O افامنوا مكرالله فلا يامن مكرالله الا القوم الخسرون O (اعراف: ۹۷-۹۹)

''کیا پھر بھی ان بستیوں کے باسی اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آپڑے اس حال میں کہ وہ سو رہے ہوں؟ اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں؟ کیا پھر وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آ گئی ہو، اور کوئی بے فکر نہیں ہوتے۔''

دین اسلام زندگی میں جنس کی اہمیت کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے لیکن اس کی تسکین کے لیے اسلام نے نکاح کا پاکیزہ نظام عطا کیا ہے۔ رشتہ ازدواج سے باہر مرد وعورت سے ہر قسم کے جنسی تعلق کو اسلام سخت ترین جرم قرار دیتا ہے جو موجب تعزیر ہے۔ جنس کے منحرف رویوں میں سب سے بدترین جرم، مرد کا مرد سے غیر فطری جنسی تعلق یعنی ہم جنس پرستی homosexuality ہے، لیکن افسوس کہ ''مہذب'' دنیا کی مختلف پارلیمنٹوں نے اس جرم کے لیے باقاعدہ سند جواز عطا کر دی ہے۔ وہاں سماج کے ہر طبقے میں اس پر عمل کرنے والے موجود ہیں۔ اسلام اس غیر فطری فعل کو سخت ترین جرم اور گناہ قرار دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے دستور اساسی قرآن کریم میں ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت کا اہم ترین نکتہ اس حرام کام کی اصلاح بیان کیا دیا گیا ہے۔

قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنس پرستی کا آغاز حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے کیا۔ان سے پہلے دنیا کی قوموں میں اس عمل کا عمومی معاشرتی سطح پر کوئی رواج نہ تھا۔یہی بد بخت قوم ہے جس نے اس ناپاک عمل کو ایجاد کیا۔اس سے زیادہ شرارت، خباثت اور بے حیائی یہ تھی کہ وہ اپنی اس بدکرداری کو عیب نہیں سمجھتے تھے بلکہ علی الاعلان فخر کے ساتھ اس کو سرانجام دیتے تھے۔اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح آیا ہے:

ولوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشته ما سبقكم بها من احد من العالمين O انكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون O (الاعراف:۸۰،۸۱)

''(اور یاد کرو) لوط کا واقعہ جس وقت اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم اس کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جسے تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔تم اپنی شہوانی خواہش کی تکمیل کے لیے عورتوں کے بجائے مردوں کے پاس آتے ہو۔یقیناً تم حد سے گزرنے والے ہو۔''

قوم نے پیغمبر وقت حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحت کو سن کر ان کا مذاق اڑایا اور شہر سے نکال دینے کی دھمکی دی اور ستم بالائے ستم یہ کہ عذاب الٰہی کا مطالبہ خود اپنی زبانوں سے کر دیا۔قوم کے جواب کو قرآن کریم نے اس انداز میں نقل فرمایا ہے:

فما كان جواب قومه الا ان قالو ا ائتنا بعذاب الله ان كنت من الصادقين O (العنکبوت:۲۹)

''پس لوط کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ کہنے لگے، تو ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ اگر تو سچا ہے۔''

چنانچہ اس عمل بد کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب آیا۔قرآن میں مذکور ہے:

فلما جاء امرنا جعلنا عا ليها سافلها و امطرنا عليها حجارة من سجيل منضود O مسومة عند ربك وما هى من الظا لمين ببعيد (ہود:۸۲،۸۳)

''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو زیروزبر کر دیا اور ان پر کنکر یلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے، تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور یہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے۔''

درج بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس عمل قبیح کا ارتکاب کرنے والے اور اس پر خاموش تماشائی بننے والوں کو متنبہ فرمایا ہے کہ جیسے ہمارے عذاب کا کوڑا قوم لوط پر برسا، ایسے ہی تم لوگوں پر بھی برس سکتا ہے۔اعاذنا اللہ منہ

قوم لوط کی یہ بستیاں (سدوم وعمورہ) اردن میں اس جگہ واقع تھیں جہاں آج بحر میت یا بحر لوط واقع ہے۔یہاں پہلے سمندر نہیں تھا۔جب قوم لوط پر عذاب آیا اور زمین کا تختہ الٹ دیا گیا اور سخت زلزلے اور بھونچال آئے، تب یہ زمین تقریباً چار سو میٹر سمندر سے نیچے چلی گئی اور پانی ابھر آیا۔اسی لیے اس کا نام بحر میت یا بحر لوط ہے۔(قصص القرآن از مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

پیکر شرم وحیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس فعل بد پر شدید ترین وعید سنائی ہے اور اسے سخت ترین جرم قرار دیا ہے۔ایک موقع پر فرمایا:

ملعون من عمل قوم لوط (رواہ الترمذی)

''اس شخص پر لعنت ہے جو قوم لوط کا عمل کرے۔''

لعن الله من عمل قوم لوط (مسند احمد)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو قوم لوط کا عمل کرے۔''

ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

''سب سے زیادہ خطرناک چیز جس کا مجھ کو اپنی امت پر خطرہ (اندیشہ) ہے، وہ قوم لوط کا عمل ہے۔''

مختلف احادیث میں اس عمل کی مختلف سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ حضرت عبداللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلو الفاعل والمفعول بہ (رواہ ابوداود)

''جس کسی کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو اس حرکت کے کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ حرکت کی جا رہی ہو، دونوں کی گردن اڑا دو۔''

اس مضمون پر اور بیسیوں روایات موجود ہیں لیکن اہم ترین حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی بیان کردہ روایت ہے۔ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہمیں ایک روز خطبہ دیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا مدینہ میں آخری خطبہ تھا۔ اس کے بعد آپ اپنے پروردگار کے پاس چلے گئے۔ آپ نے مبارک وعظ میں فرمایا:

من نکح امراۃ فی دبرھا او رجلا او صبیا حشر یوم القیامۃ وریحہ انتن من الجیفۃ یتاذی بہ الناس حتی یدخل النار واحبط الله اجرہ ولا یقبل منہ صرفا ولا عدلا ویدخل فی تابوت من النار

''جس کسی نے اپنی بیوی یا کسی مرد یا کسی لڑکے کے ساتھ پچھلی طرف سے بدفعلی کی، قیامت کے روز اس کے جسم کی بدبو مردار کی بدبو سے زیادہ ہوگی جس کی وجہ سے لوگ سخت اذیت محسوس کریں گے، یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو ضائع کر دیں گے اور اس کی فرض عبادت یا نفلی عبادت قبول نہ ہوگی۔ جہنم میں اسے آگ سے بنے ہوئے صندوق میں رکھا جائے گا۔''

حضرات صحابہ کرام سے ایسے مجرم کے سلسلے میں مختلف سزائیں منقول ہیں، مثلاً آگ میں جلا دیا جائے، نیچے کھڑا کر کے اس کے اوپر دیوار گرا دی جائے، کسی بلند مقام سے اسے اوندھے منہ گرا دیا جائے، اور اس کے ساتھ ہی اس کے اوپر پتھروں کی بارش کر دی جائے، وغیرہ۔

قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر آسمانی کتب نے بھی اس عمل قبیح کی شدید مذمت کی ہے۔ تورات میں اس کی مذمت ان الفاظ میں آئی ہے:

''اور اگر کوئی مرد سے صحبت کرے جیسے عورت سے کرتے ہیں تو ان دونوں نے نہایت مکروہ کام کیا ہے۔ سو وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں۔ ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہوگا۔'' (احبار،۲۰:۱۳)

قارئین کرام! آپ نے درج بالا دلائل و براہین کی روشنی میں ہم جنس پرستی کے قبیح ہونے کے متعلق آسمانی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور اس فعل بد کا ارتکاب کرنے والوں کے انجام سے باخبر ہوئے۔ اب انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ آسمانی تعلیمات کا ہر حقیقی پیروکار، خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی اس عمل قبیح کی روک تھام کے لیے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائے۔ تاہم جو لوگ خود کو آزاد خیال تصور کرتے ہیں، ان پر بھی لازم ہے کہ وہ انسانی معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے اس معاشرتی برائی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں صرف کریں کیونکہ صرف اس صورت میں ایک فلاحی انسانی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔

ہم جنس پرستی جس طرح انسان کی روحانی زندگی کے لیے سم قاتل ہے، ایسے ہی انسان کی جسمانی زندگی کے لیے بھی انتہائی نقصان دہ اور خطرناک ہے۔ جدید طبی تحقیقات کے مطابق Aids ایک ایسی بیماری ہے جو اس بدچلنی کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ یہ ہمارے جسم کے دفاعی نظام کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس بیماری نے حال ہی میں ان تمام ممالک میں تہلکہ مچا دیا ہے جن میں ہم جنس پرستی اور فحاشی کو برا نہیں جانا جاتا ہے۔ یہ چھوت کی بیماری ہے، جو ایک سے دوسرے کو لگتی ہے اور اس بیماری کے وائرس کو Human lyphadenopathy virus (LAY) کہا جاتا ہے۔ اس بیماری کو اس وقت تک کنٹرول نہیں کیا جا سکتا جب تک اس فعل بد اور فحاشی کو ختم نہ کیا جائے، لیکن افسوس صد افسوس اس برے عمل کو ختم کرنے کی بجائے مختلف NGOs کی طرف سے safe sex کے نام پر اس عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں کو ختم کرنے کے لیے مختلف پمفلٹ تقسیم کیے جاتے ہیں اور مختلف ادویات متعارف کروائی جاتی ہیں تاکہ یہ عمل زیادہ ''اچھے'' اور ''مطمئن'' انداز میں فروغ پا سکے۔

شاید دنیا اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ مختلف قسم کی ادویات کے ذریعے سے ہم جنس پرستی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو کنٹرول کر کے اس فعل قبیح کی قباحت و شناعت کو ختم کیا جا سکتا ہے لیکن ایسا ہونا ممکن نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ safe sex کی اس مہم کے ذریعے سے نہ ہم جنس پرستی کی شناعت کم ہوگی، اور نہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل میں کوئی کمی ہی آئے گی۔ ایسا تو ممکن ہے کہ ادویات کے ذریعے کسی ایک بیماری کو کنٹرول کر لیا جائے لیکن جلد ہی اس سے بھی مہلک کوئی اور بیماری ظاہر ہو کر میڈیکل سائنس کے لیے چیلنج بن جائے گی کیونکہ جب تک بیماریوں کی جڑ یعنی ہم جنس پرستی اور فحاشی اور عریانی کو معاشرے سے نہیں اکھاڑ پھینکا جائے گا، اس وقت تک بیماریاں ظاہر ہوتی رہیں گی۔ اس ضمن میں مخبر صادق جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان ملاحظہ فرمائیں:

لم یظھر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوا بھا الا مشی فیھم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافھم الذین مضوا (رواہ ابن ماجہ)

''جب کسی قوم میں فحاشی اور عریانی ظاہر ہو جائے اور وہ اس کو علانیہ کرنے لگے تو ان میں طاعون کی بیماری پھیل جائے گی اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہونگی جو ان کے آباؤ اجداد میں نہ تھیں۔''

درج بالا حدیث میں نت نئی بیماریوں کا بنیادی سبب فحاشی اور عریانی کو قرار دیا گیا ہے۔ کاش! ہمارے ارباب اقتدار کو بھی یہ بات سمجھ میں آ جائے کہ نت نئی بیماریوں کو صرف ہسپتالوں، جدید میڈیکل انسٹی ٹیوٹس یا میڈیکل ٹریننگ سنٹرز کے قیام

کے ذریعے سے ختم نہیں کیا جا سکتا، جب تک کہ بنیادی سبب، عریانی وفحاشی کے خاتمہ کی کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی جائے۔

ہم جنس پرستی کی لعنت نے جدید نام نہاد مہذب دنیا میں کیا تہلکہ مچایا ہے، اس کا اندازہ ایک امریکی اداکار راک ہڈسن کے درج ذیل واقعے سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

راک ہڈسن ایک امریکی اداکار تھا۔ وہ بڑا خوبصورت اور جوان تھا۔ بہت بڑا ایکٹر تھا اور کروڑوں میں کھیلتا تھا۔ اس کی بنیادی دلچسپی ہم جنسیت سے تھی اور وہ غیر فطری افعال کا مرتکب ہوتا رہتا تھا۔ اس نے رواج کے مطابق شادی بھی کی۔ چونکہ جنس مخالف سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی، اس لیے وہ شادی جلد ہی ختم ہوگئی۔ اس نے غیر فطری افعال کے لیے اپنے ہی جیسے متعدد افراد سے جنسی تعلقات رکھے ہوئے تھے جن میں سے کسی سے اسے ایڈز کی بیماری لاحق ہوگئی۔ بیماری کی تشخیص کے بعد وہ تقریباً تین سال زندہ رہا مگر یہ تین سال ایک عام زندگی کے نہ تھے۔ وہ اکثر بیمار رہتا تھا۔ اس کے وزن میں چالیس پونڈ کمی آگئی۔ بات چیت کے دوران بھی اسے سانس چڑھ جاتا تھا۔ اسے روزانہ نت نئی تکالیف گھیرتی رہتیں۔ جب وہ سیر کے لے پیرس گیا تو اس کی حالت زیادہ خراب ہوگئی۔ وہاں اسے ایک ایسے ہسپتال میں داخل کیا گیا جو صرف ایڈز کا علاج کرتا تھا، لیکن وہاں پر صرف فرانسیسی مریض داخل کیے جاتے تھے۔ امریکا کے صدر کی اہلیہ (نینسی ریگن) نے فرانس کے صدر سے ذاتی التماس کی اور راک ہڈسن اس خصوصی شفاخانہ میں داخل ہوا۔ کافی عرصہ زیر علاج رہنے کے بعد وہ جان کنی کی کیفیت میں امریکا لایا گیا جہاں اس کی موت واقع ہوئی۔ اس کی رفیقہ کار الزبتھ ٹیلر نے اس کی موت پر ایڈز کے خلاف تحقیقاتی کام کرنے والے ڈاکٹروں کے لیے فنڈ میں چالیس لاکھ ڈالر جمع کر کے دیے۔ اس کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد ایک نوجوان نے امریکی عدالت میں دعویٰ کیا کہ راک ہڈسن کے اس کے ساتھ غیر فطری تعلقات رہے ہیں۔ چونکہ راک ہڈسن ایڈز سے مرا ہے، اس لیے اندیشہ موجود ہے کہ مدعی کو بھی غالباً ایڈز ہو جائے گی۔ اس لیے عدالت اسے راک ہڈسن کی جائیداد میں سے ہرجانہ دلوائے۔ عدالت نے مدعی کی ذہنی اذیت اور دہشت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کو چار لاکھ ڈالر بطور ہرجانہ اور معاوضہ دلوائے۔ (امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ڈاکٹر خالد محمود غزنوی)

یہ تو صرف ایک واقعہ ہے۔ نہ جانے ہم جنس پرستی کی اس لعنت نے کتنے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ ان تکلیف دہ حالات میں ہر مسلمان کی خصوصی اور درد دل رکھنے والے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے متمنی افراد کی یہ عمومی ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں انفرادی واجتماعی سطح پر ہم جنس پرستی کے نقصانات کو اجاگر کر کے اس کے خلاف بھرپور کردار ادا کریں۔ اس سلسلے میں درج ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

۱۔ قومی اخبارات، رسائل و جرائد، خصوصاً مذہبی رسائل ہم جنس پرستی کے متعلق آسمانی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے قلم کی قوت عطا فرمائی ہے، وہ اس نعمت کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے اس کے ذریعے سے ہم جنس پرستی کے خلاف بھرپور آواز بلند کریں۔

۲۔ وارثان منبر ومحراب اپنے دروس، جمعۃ المبارک کے خطبات اور نجی محافل میں عامۃ الناس کو ہم جنس پرستی کے تصور، اس کے آغاز، اس کے نقصانات اور اس کے نتیجے میں قوم لوط کی تباہی و بربادی کے متعلق آگاہ کریں اور انہیں اخلاقی طور پر آمادہ کریں کہ وہ اپنے نونہالوں کو جو کہ ان کا بھی اور پاکستان کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کا بھی مستقبل ہیں، بلیرڈ گیمز

کی دوکانوں، ویڈیو گیمز کے مراکز، سنوکر کلبوں، تھیٹرز، منی سینماز اور دیگر ایسے مقامات میں جانے سے روکیں جہاں ہر طبقے، ہر عمر اور ہر مزاج وفطرت کے لوگ جمع ہو کر مختلف قسم کی گیمز کھیلتے ہیں۔

۳۔ تعلیمی درس گاہیں، خواہ وہ دینی ہوں یا عصری، اس ضمن میں طلبہ کی فکری تربیت کرتے ہوئے انھیں ہم جنس پرستی کی حقیقت اور اس کے دینی ودنیاوی نقصانات سے روشناس کرائیں۔ یہ بات یقینی ہے کہ مختلف NGOs کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کے مقابلے میں تعلیمی اداروں کی تھوڑی سی کاوش بھی بہترین نتائج کا باعث بنے گی۔

۴۔ جدوجہد کا ایک دائرہ کار یہ بھی ہے کہ حضرت لوط کی قوم کی تباہی کا مکمل قرآنی واقعہ، اس برائی کی مذمت میں مذکور احادیث نبویہ، اس برائی کے روحانی اور طبی نقصانات کو کتابچے کی صورت میں شائع کروا کر عامۃ الناس میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

امت مسلمہ ہی نہیں، بلکہ ہر وہ شخص جو آسمانی تعلیمات کی حقانیت وصداقت پر یقین رکھتا ہے اور ہر وہ شخص جو انسانیت کی فلاح وبہبود کا حامی ہے، اسے اس برائی کے خلاف اپنا پورا کردار ادا کرنا چاہیے۔

قارئین! آخر میں ہمیں کچھ وقت کے لیے پوری قوت فکر کو مجتمع کرتے ہوئے سوچنا چاہیے کہ کہیں بحر لوط کی کوئی طوفانی لہر پھر انسانیت کا پیچھا تو نہیں کر رہی؟ یہ سوچتے ہوئے یہ فرمان الٰہی بھی پیش نظر رہے: وما ھی من الظالمین ببعید (سورہ ہود) ''اور قوم لوط کی یہ (تباہ وبرباد ہونے والی) بستی ان ظالموں سے دور تو نہیں۔''

''قرآن میں ایک موقع پر مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ انھیں کفار کے ہاتھوں جو اذیت پہونچے، اس میں صبر کرنا چاہیے، مگر دوسرے موقع پر نہایت زوردار طریقہ پر جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں آیت صبر کو منسوخ کہنا صحیح نہیں، اس لیے کہ صبر کرنے کا حکم اس زمانہ میں تھا جب کہ مسلمان کمزور تھے اور کفار کو ترکی بہ ترکی جواب نہیں دے سکتے تھے۔ مگر جب اللہ نے ان کو طاقت وقوت عطا فرما دی اور وہ جنگ کے قابل ہو گئے تو انھیں جہاد کا حکم دے دیا گیا۔ اس بنا پر ان دونوں آیتوں کو ملا دینے سے دو حکم ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) مسلمان اگر کمزور ہوں تو انھیں کفار کے مصائب پر صبر کرنا چاہیے۔ (۲) پھر جب مسلمان قوی ہو جائیں تو انھیں جہاد کرنا چاہیے۔ غور کیجیے، جب دونوں آیتوں سے مختلف حالات کے مناسب دو مختلف احکام مستنبط ہوتے ہیں تو اب ان میں سے کسی ایک حکم کو دوسرے حکم کے اعتبار سے منسوخ زمانی یا حالات کے تحت منسوخ کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح طبیب ایک نسخہ کو ملتوی کر کے دوسرا نسخہ لکھتا ہے تو اس کے معنی یہ نہیں کہ اب پہلے نسخہ کا استعمال سراسر ممنوع قرار دے دیا گیا اور وہ کسی بھی حالت میں قابل استعمال نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اب مریض کی موجودہ حالت کے پیش نظر اس کو یہ نسخہ استعمال نہیں کرنا چاہیے، لیکن اگر اس کی حالت اولیٰ عود کر آئے تو ظاہر ہے کہ اس کو پھر وہی پہلے والا نسخہ استعمال کرایا جائے گا۔'' (مولانا سعید احمد اکبر آبادی، 'فہم قرآن')